



دینکھنے سے روکا جائے۔ مادی علاج کی صورت میں سب سے پہلے ندائنی کنزول پر عمل کرایا جائے، یعنی روٹی بند کر دی جائے اور غذا کا درمیانی و قند بڑھادیا جائے۔ اور عضلاتی و مفرداً شیاء سے اجتناب کرایا جائے۔

مفرد ادویہ و اغذیہ: اجوائے دیسی، تیزپات، گھیکوار، گیندا، افتمیون، رونگ زیتون، زیرہ سیاہ، پودینہ خشک، گھنی، لہن، مرچ سیاہ، نوشادر۔

حیوانی اغذیہ: بکری کا گوشت، مرغ، بیٹھ اور تیتر کا گوشت، انڈے، مرغابی۔

خشک میوه: چلغوزے، بادام میٹھا، پستہ، خوبانی۔

پھل: میٹھا آم، کھجور تر، خوبانی، آلو بالو، شہتوت، انگور تازہ، امرود، خربوزہ، میٹھا تر بوز، گرما۔

اناں: پنے، گیہوں، موگ۔

سبزیاں: ٹینڈے، بھنڈی، گاجر، ادرک، مرچ، لہن، میٹھی کا ساگ۔



اللهم اغفر لہ و اکرم فزر لہ و وسیع مدخلہ

8 مئی 2012ء کو بقیۃ السلف مولانا عبداللہ گورا سپوری المعروف "بابائے تبلیغ" بورے والہ (دہازی) میں انتقال

کر گئے۔ آپ مرکزی جامع مسجد میں خطبہ جمعہ اور درس و ارشاد کی گرفتاری مداری نبھاتے تھے۔

عالم نوجوانی سے تبلیغ و جماعتی کا نقنسوں میں بڑے اہتمام سے شرکت فرماتے۔ پسندیدہ موضوع "سرت نبوی" تھا۔

طبعی طرافت آپ کی مجلس کو کشت زعفران بنا کر متوجہ رکھتی تھی۔ اسی لیے لوگ آپ کی مجلس میں کبھی بوریت محسوس نہیں کرتے تھے۔ تاریخ اہل حدیث پر گہری نظر رکھتی۔ بلکہ سن رسیدہ ہونے کے باوجود قوی حافظتی کی وجہ سے چلتی پھرتی تاریخ تھے۔

آپ کے فرزند ڈاکٹر سلیمان بہاء الدین صاحب تاریخ اہل حدیث، ختم نبوت وغیرہ جیسی کئی شخصیتیں کتابوں کے مصنف

ہیں۔ دوسرے بیٹے مولانا محمد لقمان سلیمان فارغ مدینہ یونیورسٹی خطیب جامع مرکزی مسجد میان چنون وفات پاچکے ہیں۔

جامعہ دارالعلوم بلستان اور جمیعت اہل حدیث بلستان بابا۔ تبلیغ کی جدائی کے غم میں احباب جماعت کے ساتھ برابر

کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اعلیٰ علمین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

جماعت اہل حدیث بلستان جامعہ دارالعلوم بلستان غواڑی مجلہ "الترااث"

ابوالکلام کا قیدِ تقليد سے فرار

انتخاب: فردوس جمال

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

بہتان عظیم! اس بارے میں ان کا بیان یہ تھا کہ جب شاہ عبدالعزیز مرحوم نے اپنی تمام جاسیدا اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دی، باقی کے لیے بھی وصیت نامہ لکھ دیا اور مولوی اسماعیل کے لیے کچھ بھی نہ رہا تواب دنیا کی طلب دل میں سماں اور یہ ڈھنگ نکلا کہ پیری مریدی کا ایک نیا کارخانہ جمایا جائے! سید احمد بریلوی، نوک کی فوج میں ایک ان پڑھپاہی تھے۔ ان سے سازش کر کے انہیں پیر بنادیا۔ مولوی عبدالحی شاہ صاحب کے داماد، کوہ بھی بیٹی سے محروم رہ جانے سے برداشتہ خاطر تھے، وہ بھی شریک سازش ہو گئے اور صورت یہ قرار دی کہ ”اللہ کے دین میں کسی کا کیا لینادینا ہے۔ ہم نواسے اور داماد تھے، مگر محروم رہ گئے۔ اور شاہ صاحب کا تمام باطنی فیض نوک کے اس سپاہی کوں گیا!“ آدمی (یعنی مولانا اسماعیل شہید) ذہین اور لسان تھا۔ بہت جلد لوگوں میں ایک غلغله مچا دیا۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ ایک مععمولی ان پڑھ آدمی کو شاہ صاحب کے نواسے نے پیر مان لیا ہے، اس کی پاکی پکڑ کے جوتی بغل میں دا ب کے دوڑتا ہے، اور اعلانیہ اپنی محرومی اور ان کی فیض یا بی کا اقرار کرتا ہے، تو اس سے لوگوں میں بڑا ہی رنگ جما اور ہر طرف سے سونے چاندی کی بارش ہونے لگی۔ اسی زمانے میں ”صراط مستقیم“، کتاب لکھی اور اس میں سید احمد کو ولایت سے بھی بڑھا کر نبوت تک پہنچا دیا، اور ساری باتوں میں آنحضرت ﷺ سے تشبیہ دی، گویا پورا آنحضرت کی ریس اور مقابلہ کر دیا تھا۔ انکوٹھی میں ”اسمه احمد“ نقش کرایا۔ جب پیری مریدی کا خوب رنگ جم چکا، تواب موقع آیا کہ جو اصل شیطنت اس تمام کارخانے سے مقصود تھی، اے عمل میں لایا جائے۔ وہ کیا تھی؟ یہ بھی ایک مشکل کہانی ہے۔ یہ گویا ہندوستان میں وہا بیت کا بھرہ نسب بآسانی خبد کی وہا بیت سے ملا دیا جائے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ: اس کی ابتدائیں ہوتی ہے کہ شاہ ولی اللہ مرحوم کو، جو عین محمد بن عبد الوہاب نجدی کے ظہور و شیعی عقائد کے زمانے میں حریم میں مقیم تھے، اس کی ”كتاب التوحيد“ ملی اور اس کی وجہ سے ان کے خیالات میں ایک گون فتور ہوا۔ وہ اس فتنے کو اپنے ہمراہ ہندوستان لائے۔

ان کی کتابوں میں مولوی اسماعیل کو ”كتاب السوھید“ ملی اور اندر ہی اندر دین جدید کے اس فتنے کو مفید سمجھ کر اسے محفوظ کر لیا۔ اب جب سید احمد کی بیرونی خوب جنم گئی، تو یہا کیک پلانا کھایا، اور پیری مریدی اور تصوف ولایت کی جگہ جو

پہلے "صراط مسقیم" کے پیرا یہ میں آچکی تھی، اب کتاب التوحید "تفویہ الایمان" کے روپ میں نکالی گئی اور شرک و بدعات کے نام سے تمام اسلامی عقائد و اعمال و تین و بن اور بنیاد سے آکھاڑ دیا۔

جب دیکھا کہ دین جدید کی وجہ سے پیری مریدی کا رنگ پھیکا پزٹنے لگا ہے، اور علمائے اہل سنت کی مقاومت روز بروز بڑھی جاتی ہے، تو جلب زر کی نئی راہ پید کرنے اور لوگوں کی توجہ اس فتنے کی طرف سے ہٹانے کے لیے "جہاد" کا غلغله بلند کیا گیا، اور سید احمد کی "امامت" کا اعلان کیا گیا۔ اس پر خوب ہن برنسے لگا، جو ق در جو ق احمد دام میں پھنسنے لگے۔ ہزاروں روپیے کی ہڈیاں آنے لگیں اور مجاہدین کا غول لے کے سکھوں سے لڑنے کے لیے روانہ ہوئے۔ سکھوں کے ساتھ کیا لڑنا تھا۔ خود مسلمانوں کی مشرک و بدعتی بنا کر دین جدید کا فتنہ پھیلانا تھا۔ سرحد میں پہنچ کر خود مسلمانوں سے لڑنا شروع کر دیا۔

آخر جب غیرت مند سرحدی جوش میں آئے اور سلطان محمد خاں غیرتِ دینی پر آمادہ مقابلہ ہوا، تو جان بچا کر بھاگنا چاہا، مگر اس نے مہلت نہ دی اور سب کا قلع قلع کر دیا۔ مریدوں نے سوچا کہ پیروں کا قتل تو خود مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہوا ہے۔ جہاد و شہادت کی جگہ مسلمانوں کے ہاتھ سے ہلاکت نصیب ہوئی۔ تب یہ سازش کی کہ سکھوں سے ایک فرضی لڑائی کا افسانہ گھڑا اور مسلمانوں کے ٹوٹنے کے لیے یہ مشہور کیا کہ سکھوں سے لڑتے ہوئے میدان جہاد میں سید احمد اور مولوی اسماعیل شہید ہوئے۔ اور اس طرح پھر از سر نو اپنی دکان جمالی! یہاں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ شاہ ولی اللہ مرحوم بھی دامن نہ بچا سکے۔ اگرچہ ان کی زندگی میں ان کی خاص تصنیفات زیادہ شائع نہیں ہوئی تھیں۔ اور جیسا کہ ان کے محروم راز شاگرد مولانا محمد عاشق نے لکھا ہے، خاص خاص لوگ ان کے خاص ذوق و مشرب سے واقف تھے، تاہم حجۃ اللہ ال بالغۃ اور "تفہیمات الہیہ" پر لوگوں کی نظریں پڑ چکی تھیں، اور گو ان کی صولت علم اور تصوف و طریقت کی وجہ سے زیادہ فتنہ اٹھ رکا، تاہم لوگوں کے دلوں میں کریں پڑ چکی تھیں۔ والد مرhom کہتے تھے کہ جب ان کے انتقال کے بعد حضرت شاہ عبدالعزیز کی سجادہ نشانی کی مجلس ہوتی اور شاہ نجم الدین مرحوم نے ان کے سر پر پکڑی رکھی، تو کان میں کہا تھا: "تمہارے خاندان کی چادر پر ایک وہبہ لگ چکا ہے، اپنی سعی و ہمت سے اسے دھوڑا النا!" یہ شاہ ۱۱ اللہ کی طرف اشارہ تھا، اور مشہور تھا کہ ان کو اپنے ذوقِ تفنن میں اعتزال کی طرف بھی میلان رہا ہے۔

قلب حقیقت: یہ پوری داستان دراصل اس تمام طبقے کا مشرب تھا، جو مولانا اسماعیل شہید کی تحریک کے خلاف سرگرم ہوا تھا۔ ان کے متعلق اور سید صاحب کی تحریک کی نسبت ایسے ہی واقعات گھرے گئے تھے۔ پھر میں نے مولوی فضل